نے بہت اچھی علمی بحث حوالوں اور ضروری تجزیے کے ساتھ کی ہے، مگر دو ایک مضمون اُنہوں نے علمی بحث سے ہٹ کر ذاتی جذباتیت کا دردمندانہ مظاہرہ کیا ہے۔ آخر میں اپنی طرف سے بھی حلِ قضیہ پیش کیا ہے۔ جی چاہتا تھا کہ اس پمفلٹ کے مباحث پر تفصیلی گفتگو کروں، مگر اس کے لیے جگہ نہیں۔

SUFISM AND SHARIAH

مؤلف: محمد عبدالحق انصاری ۔ ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن ۲۲۳ ۔ لندن روڈ ۔ سٹونی گیٹ لاسسٹر (LE2 1ZE) انگلینڈ ۔ قیمت درج نہیں۔ نفیس طباعت ۔ صفحات: ۳۶۸ ۔

دراصل یہ کتاب حضرت شیخ احمد مجدد سرہندی کی ان کاوشوں سے متعلق ہے جو حضرت نے ادارہ تصوّف کی اصلاح کے لیے کیں۔ مگر جتنی محنت و توجہ حضرت مجدّد کے مکاتیب کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے، قریب قریب اتنی ہی توجہ کا تقاضا یہ کتاب کرتی ہے، بڑی پیچیدگی تصوّف کی اصطلاحات کی ہے، جنہیں آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر مزید قضیہ یہ ہے کہ ان اصطلاحات کے مروّج و معروف مفہوم کے بجائے حضرت مجدّد ان میں ایک نیا مفہوم پیدا کرتے ہیں تاہم حضرت مجدّد کے کام کے جن پہلوؤں کو منعکس کیا گیا ہے، ان میں چند اہم یہ ہیں:

۱۔ انہوں نے نہ صرف شریعت اور طریقت کی جدائی کو ختم کیا، بلکہ شریعت کو برتر رکھا۔

۲۔ انہوں نے ابن عربی کے نظریۂ وحدت الوجود کا رد کیا اور اپنی طرف سے نظریۂ وحدت الشہود پیش کیا۔ علاوہ ازیں ابن العربی والے تصوّف کے پورے نظامِ فکر کو اُلٹ پلٹ دیا۔ کوئی معمولی آدمی ان کی تحریروں سے یہ ساری تفاصیل اخذ نہیں کر سکتا۔

۳۔ انہوں نے دین و تصوف کے اُن تصوّرات کا خاتمہ کر دیا جو نظامِ دُنیا اور سیاسی ہیئت کے بگاڑ سے بے تعلق رہتے ہیں۔ بلکہ عملاً خود آگے بڑھ کر اقامتِ دین کے لیے سعی کی اور سیاسی قید کی آزمائش سے بھی گذرے۔

۴۔ ان کا خاص تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے دعوت بذریعہ خط و کتابت کا طریقہ اختیار کیا۔ اور اس معاملے میں شعر اور ادبیت سے خوب کام لیا۔